رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ ۲۸ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

قیمت فی پرچہ ۱

تشحیذ الاذہان

فاروق

قادیان

ہفت روزہ اخبار طلباء مدرسہ احمدیہ

انڈیا سے باہر پانچ روپیہ (صفحہ)

جلد ۱۳ | قادیان مورخہ ۷ فروری ۱۹۲۹ء مطابق ۲۶ شعبان المعظم ۱۳۴۷ھ | نمبر (۴۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بغرض تبدیل آب و ہوا چیرو چیچی تشریف لے گئے ہیں۔ اور حضور کی صحت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ آپ کی عدم موجودگی میں مقامی جماعت کے امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب ہیں

(۲) احمدیہ ڈیپوٹیشن جو قریباً ۴۰ اصحاب پر مشتمل تھا۔ ۲۱ جنوری کو گورنر صاحب پنجاب کے حضور ایڈریس دینے کیلئے پیش ہوا۔ اور ۲ فروری ۱۹۲۹ء کو فائز المرام واپس آگیا۔ مفصل آئندہ ؛

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ الہام کہ "پھر بہار آئی تو آئے تبلیغ کے آنے کے دن" اس زور سے پورا ہو رہا ہے کہ ہفتہ زیر اشاعت میں اتنی سردی پڑی۔ کہ تالاب اور کنوؤں اور ٹینکیوں کے پانی برف بن کر جم گئے ؛

(۴) یکم و ۲ فروری کی درمیانی شب میں گیارہ بجے کے بعد جبکہ لوگ آرام سے اپنے بستروں پر لحافوں میں لیٹ کر سو رہے تھے۔ الہام "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" نے نظارہ دکھایا کہ زور کا زلزلہ آیا۔ جس سے خفتہ بیدار ہو گئے اور دیواریں اور دروازے ہل گئے

(۵) احمدیہ گرلز سکول قادیان کی ۱۲ طالبات مڈل کا امتحان دینے کے لئے گورداسپور گئی ہیں۔ ۸ لڑکیاں گرلز سکول کی ہیں اور ۴ پرائیویٹ۔ ۳۰ جنوری سے امتحان شروع ہے۔ احباب سب کی کامیابی کیلئے دعا فرماویں

تلاشِ حق

(نظم)

در طلب تو روم ؛ گر بحریم حرم
طائف کعبہ شوم ؛ بوسہ بر اسود زنم
جلوۂ طورم دہی ؛
آرے مگر ذرہ ہم ؛ مظہر خود کردہ ام
مسکنم ست در صنم ؛ غائبم و حاضرم
گو مرا جوئی بیا!

بلبلگان در چمن ؛ ساختہ اند انجمن
گر کیے گویم زمن ؛ کن خبر آں سمنبن
جلوۂ طورم دہی ؛
آرے مگر راز من ؛ نیز منم گاہ زن
جائے کہ دارد وطن ؛ لالۂ احمر بدن
گر مرا جوئی بیا!

گر دل گل بر کنم ؛ پردہ در گل شوم
نغمۂ اورنی زنم ؛ ساعتے مولی شوم
جلوۂ طورم دہی ؛
آرے۔ مگر ذرہ ہم ؛ دارد م اندر شکم
قیس بے لیلیم ؛ آمد و شد پر حکم
گر مرا جوئی بیا!

دلبر ناز آفرین ؛ دارد ت اندر جبیں
بوسہ زنم بر زمیں ؛ گر بحضور حسیں
جلوہ طورم دہی ؛
آرے مگر اے خریں ؛ عاشقے را ہم ببیں
در تب و تابش بکیں ؛ ہستم و لرزد زمیں
گر مرا جوئی بیا!

زاہد من گویدم ؛ ورد کنم "یا رحیم"
گر ہمہ عمر خودم ؛ وقف ایں سودا کنم
جلوہ طورم دہی
آرے مگر رند ہم ؛ در سر خود دارد م
وجد بر آرد م آورم ؛ از خود بیش برکنم
گر مرا جوئی بیا!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واردث اقبال گر ❊ در سخنش سر بسر
سلاز، کنم بال و پر ❊ میشوش زود تر
جلوۂ طور م دہی!
آرے، مگر جلوہ گر ❊ نیز نم چوں سحر
در سخنِ تو ۔ نگر ❊ شبنم خستہ جگر
گر مرا جوئی بیا!

(محمد صادق شبنم احمدی بی۔ اے سٹوڈنٹ پشاور کالج)

وہ شخص جس کا ذکر آج ہر زبان پر ہے

امان اللہ خاں

کون ہے جو آج دن میں کئی مرتبہ امان اللہ خاں کا ذکر نہیں کرتا؟ اور کون ہے۔ جو آج امان اللہ خاں کے متعلق معلوم نہیں کرنا چاہتا۔ کہ آج تک اس کی زندگی کیونکر بسر ہوئی ہے ❊

خاندانی حالات

امان اللہ خاں یکم جون ۱۸۹۲ء کو پیدا ہوئے۔ آپ حبیب اللہ خاں مرحوم کے تیسرے فرزند ہیں۔ اور ان کی زوجہ خاص علیا کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ۱۹۰۱ء میں اپنے نامور باپ امیر عبدالرحمٰن خاں کی وفات پر تخت افغانستان کے وارث ہوئے۔ اور یہ امیر عبدالرحمٰن کے تدبر اور حسن انتظام کا نتیجہ تھا۔ کہ اس خاندان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ تخت کے وارث کے متعلق کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔ اور امیر حبیب اللہ خاں کو یورپ کی جنگ عظیم کے شروع ہونے تک کوئی خاص وقت انتظام سلطنت میں پیش نہیں آئی۔ سوائے بغاوت خوست کے جو مقامی گورنر کے ظلم سے برپا ہوئی تھی۔ یہ بغاوت بھی غلزئی اور منگل قبائل کے حسب منشاء شرائط قبول کرنے کے بعد فرو ہو گئی ❊

حبیب اللہ خاں

امیر حبیب اللہ خاں کی اس نرمی کے دو سبب تھے۔ ایک تو یہ کہ وہ غلزیوں کی جو درانیوں کے حکمران خاندان کے روایتی دشمن تھے۔ تالیف قلوب کرنا چاہتے تھے۔ دوسرے مغربی اصول اور جدید صنعتی ترقیوں کے باعث خود انکی ہر دلعزیزی کو بہت نقصان پہنچ چکا تھا۔ تمدن جدید کی بہت سی دیگر نعمتوں کے علاوہ انہوں نے افغانستان جیسے قوامت پسند ملک میں موٹر ٹیلی فون اخبارات اور بجلی کی روشنی کو رواج دیا۔ اور پھر ایک ہائی سکول اور کالج قائم کیا۔ جس میں ہندوستان سے استاد اور پروفیسر بلا کر رکھے گئے۔ جنگ عظیم کے دوران میں امیر حبیب اللہ خاں کی پوزیشن بے انتہا نازک ہو گئی۔ ابتداء میں انہوں نے برطانوی حکومت سے پابندی عہد اور اپنے ملک کو اس طوفان سے بچائے رکھنے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن برطانیہ کے خلاف ترکوں کے شریک ہو جانے سے معاملہ کی صورت ہی دوسری ہو گئی۔ کیونکہ حکومت ٹرکی خلافت اسلامیہ کی حامل اور مسلمانوں کے اماکن مقدسہ کی محافظ تھی۔ اس لئے افغانستان میں اس کے بعد برطانیہ کے مخالف عناصر کو اور زیادہ تقویت ہو گئی اور ترکوں اور جرمن کا ایک مخلوط وفد ۱۹۱۵ء و ۱۹۱۶ء میں کابل میں قیام پذیر رہا۔ لیکن امیر حبیب اللہ خاں نے برطانیہ سے عہد شکنی نہیں کی۔ اس وفد کو کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔ اور جنگ عظیم ختم ہو گئی۔ ہندوستان اور افغانستان میں لوگوں کا عام طور پر خیال تھا۔ کہ اس طرز عمل کا امیر حبیب اللہ خاں کو سیاسی اور مالی دونوں صورتوں میں کچھ نہ کچھ صلہ ضرور ملے گا۔

حبیب اللہ خاں کا قتل

لیکن ساری توقعات درہم برہم ہو گئیں۔ اور امیر حبیب اللہ خاں کو بتاریخ ۲۰ رفروری ۱۹۱۹ء جبکہ وہ بغمان میں شکار کھیلنے میں مصروف تھے قتل کر دیا گیا اس وقت بارگاہ شاہی جلال آباد میں تھی۔ حبیب اللہ خاں کے قتل ہوتے ہی ان کے برادر خورد نصر اللہ خاں نے اپنی امارت کا اعلان کر دیا۔ نصر اللہ خاں کا اس بات سے تعلق تھا۔ جو حکومت ہند سے جنگ کرنے کی حامی تھی۔ اور جس کے ایماء سے حبیب اللہ خاں کا قتل عمل میں آیا۔ عنایت اللہ خاں جو افغانستان کے دیرینہ اور سوئیدین جنگ کے خلاف اپنے والد کی پالیسی کے پکے حامی تھے۔ نصر اللہ خاں کی اطاعت پر مجبور ہو گئے۔ لیکن نصر اللہ خاں کو بہت جلد معلوم ہو گیا۔ کہ انہوں نے اپنے چھوٹے بھتیجے امان اللہ خاں کو نظر انداز کرنے میں سخت غلطی کی۔ امان اللہ خاں اس زمانہ میں کابل کے گورنر تھے۔ اور جوں ہی انہیں اپنے والد کی موت کی اطلاع ملی۔ انہوں نے عمائدین ملک اور اعلیٰ افسران فوج کو جمع کیا۔ اور ان سب نے ملکر ۲۸ رفروری ۱۹۱۹ء کو انہیں تخت پر بٹھا دیا ❊

نصر اللہ خاں

نصر اللہ خاں کو محسوس ہوا۔ کہ وہ جلال آباد کی سپاہ پر اعتماد نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حبیب اللہ خاں ان میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ اور انکی شہادت سے فوج بے حد مشتعل تھی۔ اور اسی وجہ سے یہاں کے سپاہیوں نے جنرل نادر خاں کو جن پر سازش قتل میں شرکت کا شبہ تھا فوراً گرفتار کر لیا۔

چنانچہ جب کابل سے فرمان جاری ہوا۔ تو نصر اللہ خاں اور عنایت اللہ خاں دونوں کو امان اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کرنا پڑی۔ اس چالاں سال حکمران نے عوام کو خوش کرنے کے لئے حبیب اللہ خاں کے قتل کی بزعم خود تحقیقات کرائی۔ اور ایک افغانی فوج کا کرنل معمولی سی شہادت کے بعد پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ افواج کی تنخواہ میں اضافہ کیا گیا۔ نادر خاں کو سپہ سالاری سے علیحدہ کر کے خوست بھیجدیا گیا۔ اور صالح خاں کو ان کی جگہ مقرر کر کے سپاہ کی تالیف قلوب کر دی گئی ❊

تیسری افغانی جنگ

امان اللہ خاں کو اس وقت تک بھی اپنی حکومت کے استحکام کا یقین نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے سوئیدین جنگ کو خوش کرنے کے لئے انہوں نے ان کو تخت پر بٹھایا تھا۔ چپکے چپکے ہندوستان پر چڑھائی کی تیاریاں شروع کر دیں۔ اور اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے برطانوی افواج سرحد پر پورے طور سے جمع بھی نہ ہونے پائی تھیں۔ کہ دارالخلافہ کابل پر انگریزوں کا بھیجا ہوا ہوائی جہاز نظر آنے کے بعد صلح کی گفت و شنید شروع ہو گئی۔ اور بالآخر ۸ راگست ۱۹۱۹ء کو بمقام راولپنڈی اس عہد نامہ صلح پر جانبین نے دستخط کر دیئے جس کی رو سے دونوں حکومتوں کے خوشگوار تعلقات از سر نو قائم ہو گئے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۸ کالم ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"فاروق"

قادیان دارالامان مورخہ ۷ر فروری ۱۹۲۹ء

میں رسول اور نبی ہوں

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اس نکتہ کو یاد رکھو۔ کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنے باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے۔ اور میں رسول اور نبی ہوں یعنے باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں۔ جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعوی کرنے والا ہوتا۔ تو خدا تعالےٰ میرا نام محمدؐ اور احمدؐ اور مصطفےٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا۔ اور نہ خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھ کو خطاب دیا جاتا۔ بلکہ میں کسی علیحدہ نام سے آتا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ہر ایک بات میں وجودِ محمدی میں مجھے داخل کر دیا۔ یہاں تک کہ یہ بھی نہ چاہا۔ کہ یہ کہا جائے۔ کہ میرا کوئی الگ نام ہو۔ یا کوئی الگ قبر ہو۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا اور ایسا کیوں کہا گیا۔ اس میں راز یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جانتا تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے خاتم الانبیاء ٹھیرایا ہے۔ اور پھر دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلیت کیساتھ پیدا کیا۔ اور ظلی طور پر نبوت محمدی اس میں رکھدی۔ تا ایک رنگ سے مجھ پر نبی اللہ کا لفظ صادق آوے۔ اور دوسرے معنوں سے ختم نبوت محفوظ رہے ؛

اس جگہ یہ بھی یاد رہے۔ کہ خدائے حکیم وعلیم نے وضع دنیا دوری رکھی ہے۔ یعنی بعض نقوش بعض کے مشابہ ہوتے ہیں۔ نیک نیکوں کے مشابہ اور بد بدوں کے مشابہ۔ مگر بایں ہمہ یہ امر مخفی ہوتا ہے۔ اور زور شور سے ظاہر نہیں ہوتا۔ لیکن آخری زمانہ کے لئے خدا نے مقرر کیا ہوا تھا۔ کہ وہ ایک عام رجعت کا زمانہ ہوگا۔ تا یہ اُمت مرحومہ دوسری امتوں سے کسی بات میں کم نہ ہو۔ پس اس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے اس نے تشبیہ دی۔ کہ وہی میرا نام رکھدیا۔ چنانچہ آدمؑ۔ ابراہیمؑ۔ نوحؑ۔ موسیٰؑ۔ داؤدؑ۔ سلیمانؑ۔ یوسفؑ۔ یحییٰؑ۔ عیسیٰؑ وغیرہ یہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے۔ اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے۔ یہاں تک کہ سب کے آخر مسیح پیدا ہو گیا۔ اور جو میرے مخالف تھے۔ ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔ چنانچہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ پس یہ آیت صاف کہہ رہی ہے۔ کہ اس امت کے بعض افراد کو گذشتہ نبیوں کا کمال دیا جائے گا۔ اور نیز یہ کہ گذشتہ کفار کے عادات بھی بعض منکروں کو دی جائینگی اور بڑی شدومد سے آئندہ نسلوں کی گذشتہ لوگوں سے مشابہتیں ظاہر ہو جائینگی۔ چنانچہ بعینہٖ یہودیوں کی طرح یہودی پیدا ہو جائیں گے۔ اور ایسا ہی نبیوں کا کامل نمونہ بھی ظاہر ہوگا۔ اسی کی طرف سورۃ الانبیاء جزو ۱۷ میں اشارہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وحرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون حتیٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون۔ ان آیات کا یہ منشا ہے۔ کہ جو لوگ ہلاک کئے گئے۔ اور دنیا سے اٹھائے گئے۔ اُن پر حرام ہے۔ کہ پھر دنیا میں آویں۔ بلکہ جو گئے سو گئے ہاں یاجوج وماجوج کے وقت میں ایک طور سے رجعت ہوگی۔ یعنی گذشتہ لوگ جو مر چکے ہیں۔ ان کے ساتھ اس زمانہ کے لوگ ایسی اتم اور اکمل مشابہت پیدا کر لیں گے۔ کہ گویا وہی آ گئے۔ اسی بنا پر اس زمانہ کے علماء کا نام یہود رکھا گیا۔ اور محمدی مسیح کا نام ابن مریم رکھا گیا۔ (ص۳)

ایسا ہی خدا تعالےٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالےٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام انبیاء کے صفات کاملہ کا مظہر ٹھیرایا ہے۔ ص۴۸ ؛

لہذا جو شخص مجھے قبول کرتا ہے۔ وہ تمام انبیاء اور ان کے معجزات کو بھی نئے سرے قبول کرتا ہے۔ اور جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ اُس کا پہلا ایمان بھی کبھی قائم نہیں رہے گا ؛ (نزول المسیح ص۸)

خلافت محمود و مصلح موعود

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام نے ایک رسالہ "المصلح موعود" لکھکر اس میں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جس "مصلح موعود" بیٹے کی پیشگوئی کی تھی۔ اس سے مراد ان کا حقیقی بیٹا نہیں ہے۔ بلکہ آپ کی جماعت میں سے کسی شخص کے متعلق ہے۔ جو کہیں مسیح موعودؑ سے تین سو برس بعد دنیا میں پیدا ہوگا۔ اس رسالہ میں "امیر پیغام" کے اس بے ہودہ کلام اور اس کے تمام استدلال اور دلائل کو حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں اور عقلی اور نقلی دلائل سے مردود کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا مصلح موعود ہونا اور حقیقی جانشین اور خلیفہ ہونا ثابت کیا گیا ہے اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی وہ تمام تحریریں بھی بجنسہٖ نقل کر دی گئی ہیں۔ جن سے حضرت خلیفہ ثانی کا مصلح موعود ہونا اور آپ کے حقیقی فرزند اور صلبی بیٹے کا اس پیشگوئی کا مصداق ہونا ظاہر ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ۸ر

پتہ :- مینجر فاروق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرتسری رند کی مناظرانہ مہارت

گذشتہ پرچہ میں ہم نے مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث کی "علمی قابلیت" کا ایک نمونہ پیش کیا تھا۔ آج اس کی "مناظرانہ مہارت" کی قلعی کھولتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ امرتسری پارسا اس کو دیکھ کر گردن جھکائے گا۔ وباللہ التوفیق ؎

ثناء اللہ جہلم میں

دسمبر گذشتہ میں جہلم کے غیر مقلدوں کا جلسہ تھا جس میں ثناء اللہ امرتسری اور ابراہیم سیالکوٹی وغیرہ وہابی مُلّا نے بلائے گئے۔ اس جلسہ کی روئداد میں سے سلسلہ احمدیہ کے متعلق جو دُر افشانی سیالکوٹی اور امرتسری غیر مقلد نے کی تھی۔ اس کی خود ساختہ رپورٹ ۱۴ رجنوری ۲۹ء کے اہلحدیث میں کسی ہیانجی عبدالعزیز کے نام سے شائع کی ہے۔ جس میں "ہیانجی" بقلم امرتسری و بزبان سیالکوٹی رقمطراز ہے۔ کہ

"۲۲ ردسمبر ۲۸ء کو بعد نماز عصر مولینا سیالکوٹی کی تقریر مسئلہ خاتم النبیین اور حیات مسیح علیہ السلام پر تھی۔ اس لئے مرزائی لوگ بسر کردگی چودھری صادق علی صاحب بکثرت جلسہ میں آئے خاتمہ تقریر پر چوہدری صاحب موصوف نے کہا۔ کہ آپ کی تقریر موضوع کے خلاف رہی۔ اگر آپ حیات مسیح ثابت کردیں۔ تو یکصد روپیہ ہم آپ کو انعام دینگے۔ مولانا ابراہیم صاحب نے فرمایا۔ انعام تو ملیخ تین سو روپیہ لدھیانہ میں ہم آپ لوگوں سے (اسی طرح جس طرح کفار مکہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اونٹ لئے تھے۔ فاروق) لے چکے ہیں۔ اس لئے روپیہ کی بجائے ہم آپ کو لیں گے۔ ورنہ آپ ہم کو بھیجئے۔ ہم اس کا فیصلہ کرنے کو ہر وقت طیار ہیں"

دیکھئے کیسی صاف بات ہے۔ کہ مدعیان حیات مسیح کو چیلنج دیا جاتا ہے۔ کہ وہ مسیح کی حیات ثابت کردیں۔ احمدی جماعت ان کو "ایک سو روپیہ انعام" دینے کو تیار ہے۔ اب مدعیان حیات کیلئے موقعہ تھا۔ جب کہ جماعت احمدیہ کا امیر اور ایک معزز عہدہ دار گورنمنٹ بھرے مجمع میں اعلان کرتا ہے۔ کہ یہ علماء سوء جو لوگوں کو کہانیاں سنا سنا کر بہکا رہے ہیں۔ اگر "حیات مسیح" ثابت کردیں۔ تو میں "یکصد روپیہ انعام" دوں گا۔ ایسی صورت میں تو ان کا مشترکہ فرض تھا۔ کہ وہ فوراً مستعد ہو کر کھڑے ہو جاتے۔ اور کہتے کہ لاؤ یکصد روپیہ ہم ابھی جلسہ میں ابھی حیات مسیح کا ناقابل تردید ثبوت دیتے ہیں۔ مگر کس قدر ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ کہ بجائے ثبوت دینے کے ابراہیم جی تو ایک آدھ فقرہ دفع الوقتی کے طور پر کہکر دم بخود ہو گئے۔ اور امرتسری پیر مغان کھڑے ہو کر فرمانے لگے۔ کہ:۔

"حیات وفات مسیح کا مسئلہ محض مسئلہ کی صورت میں تو سرسید احمد خاں مرحوم نے لکھا ہے۔ مرزا صاحب نے اس مسئلہ کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ اپنے دعوی مسیحیت کی حیثیت سے لکھا ہے۔ اس لئے ہم مرزا صاحبؑ کے ساتھ آسان طریق سے فیصلہ کر سکتے ہیں"

دیکھو یہاں سے ہی امرتسری رند نے حیات مسیح کا ثبوت دینے سے گریز کرنیکی طرح ڈالی ہے۔ تاہم اس گفتگو کو سن کر ہر شخص کا خیال ہوگا۔ کہ امرتسری پارسا اپنے قوت بازو ابراہیم کی خاموش تشفی سے فائدہ اٹھا کر اپنی فضیلت دکھانے کو "حیات مسیح" کا فیصلہ کسی نہایت ہی آسان طریق سے ایسا عام فہم کر کے دکھائیگا کہ احمدی بھی متحیر ہو جائیں۔ اور سامعین بھی حیات مسیح کا لاجواب ثبوت سن کر عش عش کر اٹھیں۔ مگر والے بر حال امرتسری رند کہ وہ حیات مسیح کا ایسے آسان طریق سے فیصلہ کرتا ہے۔ جس سے نہ صرف اس کی علمی پردہ دری ہی ہوتی ہے۔ بلکہ وہ جاہل مطلق اور کذاب اشر ثابت ہو کر اس کی "مناظرانہ مہارت" کی بھی مٹی پلید ہو جاتی ہے۔ جس کے بعد وہ مسلمہ افترا پرداز اور بہتان ساز کہلانے کا پورا پورا حقدار بن جاتا ہے۔

امرتسری کی مناظرانہ مہارت

چنانچہ میاں ثناء اللہ حیات مسیح کا جس آسان طریق سے فیصلہ کرتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ جو قابل شنید ہے۔ کہ:۔

"مرزا صاحبؑ نے کتاب "ایام الصلح" اور "کشتی نوح" میں حضرت مریم صدیقہ پر ناجائز فعل کا الزام لگایا ہے۔ جس کا مطلب صاف ہے۔ کہ مریمؑ کو معاذ اللہ ناجائز حمل ہوا۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام اسی حمل سے پیدا ہوئے۔ پھر آپ نے "کشتی نوح" کے صفحہ ۱۶ سے اور "ایام الصلح" کے صفحہ ۶۵ سے اپنی پیش کردہ عبارت سنا دی"

(اہلحدیث ۱۴ رجنوری صفحہ)

ناظرین! امرتسری "مولانا العظم" مصداق پیشگوئی "علماء ھم شر من تحت ادیم السماء" نے یہ اتنا بڑا بول بولا ہے۔ کہ جس سے زمین شق ہو کر امرتسری اس میں سما جائے۔ تو بعید نہیں۔ اس کے بیان منقولہ بالا کی زیر خط افترا پردازی کو خوب دیکھ لیجئے۔ جہاں وہ یہ دعوی کرتا ہے۔ کہ معاذ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مریم صدیقہ پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ "مریم صدیقہ کو ناجائز فعل سے ناجائز حمل ہوا۔ اور اس ناجائز حمل سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے" اللہ! اللہ!! یہ ہیں وہ لوگ جن پر اسلام کو فخر ہے۔ اور یہی ہیں وہ وارث انبیاء جن کے پیچھے چل کر کوئی شخص خدا اور رسول کا پیارا بن جاتا۔ اور نجات اخروی حاصل کر سکتا ہے۔ خدایا یہی وہ علماء ہیں جن کو "کانبیاء بنی اسرائیل" بتایا گیا ہے۔ میرے مولا! ایسے ہی حیوانوں پر مسلمانوں کو ناز ہے۔ سچ ہے ؎

تیر بر معصوم مے بارد خلیث بدگہر
آسماں رامے سزد گر سنگ بارد بر زمین
آنکہ نفس اوست از ہر خیر دخوبی بے نصیب
ہست بر ذات امام پاکباز اں نکتہ چیں

میں حیران ہوں۔ کہ اس لایعقل مُلّا کو کس سے تشبیہ دوں۔ ہمارے مقابلہ میں تو اس کو آریہ بننے سے بھی عار نہیں۔ یہودی کہلانے سے بھی شرم نہیں۔ عیسائی ہونے سے بھی حیا نہیں۔ جیسا کہ وہ خود مانتا ہے۔ کہ

"ہمارا اور مرزائیوں کا فرق عیسائیوں اور محمدیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا موسائیوں (یہودیوں) کا سلسلہ ہے۔ جس طرح ان دونوں میں یہ تمیز ہے۔ کہ ایک دوسرے سے ایک رسول زیادہ مانتا ہے۔ اسی طرح قادیانی امت ہم سے زیادہ مرزا صاحب کو رسول مانتے ہیں۔"

(الحدیث ۲۸ اپریل ۱۹۱۱ء صفحہ ۱)

پھر دوسری جگہ لکھتا ہے۔ کہ:۔

"جس طرح عیسائی اور آریہ وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور مسلمان ان اعتراضات کو اٹھاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ہم نبوت مرزا غلیہ پر معترض ہوتے ہیں۔"

(الحدیث ۲۴ مارچ ۱۹۱۱ء صفحہ)

اب ایسے شخص کو کیا کہا جاوے۔ جو "ہرائی بدشگونی میں اپنی ناک کٹوانے" سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ اور جس کو اترا کر فخریہ "رند" کا لقب اختیار کرنے سے بھی ذرا جھجک نہیں۔ جیسا کہ وہ الحدیث مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۱۵ء میں اپنی نسبت لکھتا ہے۔ کہ ؎

"رند بھی ہوں پارسا بھی ہوں"

ایسے "مولٰنا المعظم" اور "اعور العین شیر پنجاب" کو کس بات کی شرم ہے۔ جس نے اپنی پہلے اتار لی۔ اس کو دوسروں کی اتارنے میں کیا حجاب! ایسی صورت میں ہم "ایڈیٹر اہلحدیث" کو کس ٹائٹیل سے پکاریں۔ وہ بھلا مانس کلب و حمار بننے سے بھی نہیں کتراتا۔ اور قرآن مجید کی شہادت سے فمثلہ کمثل الکلب الایۃ" کی تفسیر کرتا ہوا اپنی تفسیر ثنائی جلد سوم میں اقرار کرتا ہے۔ کہ

"اہل دل کے مذاق پر اس آیت (فمثلہ کمثل الکلب) کی تفسیر کی جائے۔ تو یہ ایک تمثیل ہے ہم دنیا دار عالموں کی۔ الذین حملوا التورات ثم لم یحملوھا۔ میں انہی معنی کی طرف اشارہ ہے۔"

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۸)

الغرض یک چشم "شیر پنجاب" امرت سری پری رخ مولوی۔ آریہ۔ یہودی۔ عیسائی۔ رند۔ کلب۔ حمار تو پہلے ہی بنا ہوا ہے۔ اب کس چیز کا ٹیل اس کو قرار دیا جاوے لہذا کوئی موزون خطاب سوائے "اشر الناس" یا "امرتسری شناس" کے اس وقت اس کے حسب حال نہیں ہے۔

سردست وہ اس کو ہی قبول کرلے۔ اور اپنی "مناظرانہ مہارت" کی حقیقت سن لے۔ جس کی بنا پر اس نے حضور نبی اللہ مسیح موعود علیہ السلام پر یہ افترا اور بہتان باندھا ہے۔ کہ مرزا صاحبؑ نے معاذ اللہ مریم صدیقہ پر ناجائز فعل کا الزام لگا کر مسیح کو ناجائز حمل سے پیدا شدہ قرار دیا ہے۔" جس کے ثبوت میں ایام الصلح کی مندرجہ ذیل عبارت اس نے نقل کی ہے کہ

"افغان لوگ یہودیوں کی طرح منگنی اور نکاح میں فرق نہیں کرتے۔ کنواری لڑکیوں کے منسوب لڑکوں کے ساتھ ملنے میں کوئی مضائقہ نہیں جانتے مثلاً حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ ملنا جلنا اور اس کے ساتھ ہی گھر سے باہر پھرتے رہنا اس امر کی سچی شہادت ہے۔"

(ایام الصلح فارسی صفحہ ۶۵)

اس حوالہ کو نقل کر کے آپ نے اس عبارت سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ

"مریم صدیقہ اپنے منسوب یوسف کے ساتھ نکاح سے پہلے ہی گھر سے باہر پھرا کرتی تھی۔"

اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہ کہ قبل نکاح اس کو ناجائز حمل ہو گیا۔"

لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اسی "مناظرانہ مہارت" پر گھمنڈ ہے۔ کیا یہ محرفہ اقتباس جس کو بے محل مقدم وموخر چھوڑ کر نقل کیا ہے ظاہر کرتی ہے۔ کہ "قبل نکاح اس (مریم) کو ناجائز حمل ہو گیا" کیا "ایام الصلح" کی عبارت محولہ میں یا اس کے اول یا آخر میں کہیں بھی مریم صدیقہ کے کسی حمل یا اس سے کسی مولود کے پیدا ہونے کا ذکر ہے؟ او دہابیو! تم نے مرنا نہیں! کیا خدا کے حضور پیش ہونا یاد نہیں! اتنا افترا اتنا بہتان۔ ایسا گندہ جھوٹ ایسی صریح دروغ بیانی ایک مدعی اسلام کا کام ہے۔ یا کسی حیوان بشکل انسان کا؟ او جاہلو! اس جگہ تو صرف حضرت مسیح موعودؑ یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ افغان لوگ قوم بنی اسرائیل سے ہیں۔ جس کے ثبوت میں ان کے حالات شکل لباس۔ رسومات۔ شہروں کے نام۔ ان کی صورت

شکل کو پیش کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ یہ اسرائیلی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ

"پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں۔ جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے۔ اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے۔"

(بلفظہ حاشیہ ایام الصلح صفحہ ۶۶)

یہ ہیں اصل الفاظ حضرت مسیح موعودؑ کے نہ کہ وہ جو ثناء اللہ نے پیش کئے اور اہلحدیث سے ہم نے اوپر نقل کئے ہیں۔ جس شخص میں ذرا بھی ایمان کی بو ہو گی یا رتی بھر بھی تقویٰ رکھتا ہو گا۔ وہ کبھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس عبارت میں "مرزا صاحبؑ نے حضرت مریم صدیقہ پر ناجائز فعل کا الزام لگایا ہے۔ کہ مریم کو معاذ اللہ ناجائز حمل ہوا۔ اور حضرت علیہؑ اسی حمل (ناجائز) سے پیدا ہوئے۔" نہ اس مقام پر نہ تمام اس کتاب "ایام الصلح" میں کہیں حضرت صدیقہ مریم کے حمل کا یا مسیح کی پیدائش کا کوئی ذکر لکھا ہے۔ یہ سب امرت سری اشر الناس اور اسکے میانجی عبد العزیز خناس کی حماقت یا جہالت یا شرارت اور ضلالت ہے۔

امرتسری رند سے استفسار

میں اس اجہل میانجی کو تو کیا کہوں۔ وہ تو بے چارہ خدا کا مارا ہوا اس قابل ہی نہیں۔ کہ اس سے کچھ پوچھا جائے۔ البتہ "فن مناظرہ کے ماہر" امرت سری پارسا سے پوچھتا ہوں۔ کہ یہ عبارت محولہ جو تو نے اپنے افترا کے ثبوت میں نقل کی ہے۔ بدلالۃ النص تیرے اس بے بنیاد دروغ بے فروغ پر شاہد ہے یا باقتضاء النص یا باشارۃ النص؟ تف ہے۔ اس دعوی فہم دانی اور فضیلت پر اور حیف ہے تیری علمیت اور قابلیت پر۔ کہ کذا ایام الصلح کی منقولہ بالا عبارت میں تو حضرت مسیح موعودؑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ افغان اسرائیل کی نسل ہیں۔ ان کا مورث اعلیٰ قیس ہے۔ جو بنی اسرائیل میں سے تھا۔ ان کے قبیلے یوسف زئی۔ داؤد زئی وغیرہ ان کو اسرائیلی ظاہر کرتے ہیں۔ کوہ سلیمان اور خیبر وغیرہ مقامات کے نام ان کی شکل و شباہت ان کے لباس لہجے کرتے اور بچے یہ سب اسرائیلیوں سے ملتے ہیں ان کے رسم و رواج بھی یہودیوں سے ملتے ہیں۔ جس کے ثبوت میں یہ بتایا ہے۔ کہ جس طرح یہودیوں میں منگنی کے بعد منسوبہ کا اپنے منسوب سے ملنا رواجاً جائز تھا۔ ویسا ہی افغانوں میں بھی قبل نکاح منگیتر کا اپنے منسوب شدہ خاوند سے کلام کرنا اور سب کے سامنے ملنا جلنا معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ اور اس کے ثبوت میں بطور دلیل حضرت مریم صدیقہ کا منگنی کے بعد اپنے شوہر یوسف سے بات کرنا اور علانیہ ملنا جو مسلّم اور ثابت شدہ واقعہ ہے۔ پیش کیا گیا ہے۔ اس واقعہ سے یہ یہودیانہ نتیجہ نکالنا کہ اس سے مرزا صاحبؑ نے قبل نکاح مریم صدیقہ کو یوسف سے حاملہ بتایا ہے۔ بڑے درجے کی بے حیائی اور بے حرمتی ہے۔ جو سوائے کسی نفس سفیہ کے دوسرا کہہ نہیں سکتا۔ امرت سری نے اس سے آگے "کشتی نوح" سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے فرمایا ہے۔ کہ:۔

"مریم کی وہ شان ہے۔ جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا۔ اور بتول (مس) ہونے کے عہد کو کیوں توڑا گیا۔ اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنے باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونیکے پھر مریم کیوں راضی ہوئی۔ کہ یوسف کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض" (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

یہاں تک کی عبارت نقل کر کے خبط الحواس میانجی خناس اور امرت سری اشر الناس اس پر حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ کہ

"ناظرین! للہ غور کریں۔ کہ حضرت مریم پر قبل از نکاح حاملہ ہونے کا الزام زناکاری کی تہمت ہے یا نہیں؟ اور یہ تہمت بعینہٖ وہی ہے یا نہیں۔ جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے یہودیوں پر لعنت فرمائی! پھر کیا وجہ ہے کہ یہودی تو مریم صدیقہ پر تہمت لگا کر لعنتی ہوں۔ اور مرزا صاحبؑ قادیانی وہی تہمت لگا کر مسیح موعود بن جائیں"

(اہلحدیث ۴ رجنوری صفحہ)

"کشتی نوح" کے محولہ مضمون کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہے کہ (۱) مریم نے بتول ہونیکی وجہ سے نکاح کرنا نہ چاہا۔ اور مدت تک نکاح سے رکی رہی (۲) جب اس کو حمل ہو گیا۔ تو اپنی قوم کے بزرگوں کے کہنے سننے سے نکاح کر لیا۔ اس عبارت کا یہ مفہوم بعبارۃ النص نہیں نکلتا۔ کہ مریم صدیقہ کو قبل از نکاح جو حمل ہو گیا تھا۔ وہ یوسف نجار اس کے شوہر منسوبہ سے ہوا تھا۔ جو ناجائز سمجھا جائے۔ یہ بالکل ناقابل تردید امر ہے۔ کہ حضرت مریم کی منگنی اور نکاح سب کچھ حاملہ ہونے کے بعد ہوا۔ نہ کہ منگنی کے بعد حمل ہوا۔ اور پھر نکاح ہوا۔ لہذا یوسف کے تخم سے مریم کے حاملہ ہونے کا تب ہی وہم ہو سکتا ہے۔ جب کہ یہ کہا جائے۔ کہ حمل ہونے سے قبل منگنی ہوئی۔ اور نکاح ہونے سے پہلے حمل ہو گیا۔ لیکن یہ تو کہیں نہیں لکھا۔ کہ مریم کو منگنی ہونے کے بعد حمل ہوا تھا۔ جو حضرت مرزا صاحب پر اس الزام کا شائبہ بھی ہو سکے۔ کہ منگنی کے بعد اور نکاح سے پہلے چونکہ مریم حاملہ ہو چکی تھی۔ اس لئے وہ حمل یوسف نجار اس کے منسوبہ شوہر سے ملتے جلتے رہنے سے ہوا تھا۔ جب تک یہ نہ ثابت کیا جائے کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے کہیں بھی یہ لکھا ہے۔ کہ یوسف سے مریم کی منگنی جب ہوئی تو وہ حاملہ نہ تھی مگر منگنی ہونے کے بعد اور نکاح ہونے سے قبل مریم یوسف سے ملتی رہی۔ تو وہ حاملہ ہو گئی۔ تب تک مرزا صاحبؑ پر ایسا پاجیانہ الزام جہالت ہی نہیں۔ بلکہ بدیہی شرارت ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود کا مسیح ناصری کی پیدائش کے متعلق بہت سی کتابوں میں لکھا ہوا یہ عقیدہ موجود ہے۔ کہ:۔

حضرت مرزا صاحبؑ کا عقیدہ ولادت مسیح کے متعلق

حضرت اقدس نے مسیح کا بغیر مس بشر کے پیدا ہونا اپنے عقائد میں بار بار لکھا ہے۔ چنانچہ "مواہب الرحمٰن" میں فرمایا ہے۔ کہ

"از جملہ عقائد ماست کہ حضرت عیسیٰ و حضرت یحییٰ بطریق خرق عادت متولد شدہ اند و در ولادت ہیچ استبعاد نیست" صفحہ

یعنے حضرت عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام بطریق خرق عادت پیدا ہوئے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں:۔

"میگویند کہ عیسیٰ از نطفہ پدر او یوسف پیدا شدہ است و از جہالت حقیقت را نمی فہمند" صفحہ

یعنی جو یہ کہتے ہیں۔ کہ عیسیٰ یوسف کے نطفہ سے پیدا ہوا۔ وہ جہالت سے حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ پھر "تحفہ گولڑویہ" میں فرماتے ہیں۔ کہ

"مریم نے جب اندام نہانی کو نامحرم سے محفوظ رکھا یعنی غایت درجہ کی پاک دامنی اختیار کی۔ تو ہم نے اس کو یہ انعام دیا۔ کہ وہ بچہ اسکو عنایت کیا۔ جو روح القدس کے نفخ سے پیدا ہوا تھا" صفحہ ۱۱۹

"(مسیح) کسی اسرائیلی مرد کے نطفہ میں سے نہیں ہے۔ اور نہ اسماعیلی مرد کے نطفہ سے" صفحہ ۱۲۰

یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ عقیدہ جو مسیح ناصری کی پیدائش کے متعلق اپنی زبان اور قلم سے حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ جو عقیدہ یا مذہب حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے خیال سے امرت سری رند نے کشتی نوح و ایام الصلح سے اوپر نقل کیا ہے۔ وہ حضرت مرزا صاحب کا فرمایا ہوا نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرتسری سے دوسرا سوال

اس لئے ہم امرتسری "مناظرہ کے ماہر" سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کشتی نوح اور ایام الصلح کے جن حوالوں سے تم یہ نکالتے ہو۔ کہ مرزا صاحبؑ نے مریم صدیقہ پر ناجائز فعل کا الزام لگایا۔ اور ان کے حمل کو ناجائز فرمایا۔ اور اسی ناجائز حمل سے مسیح کا پیدا ہونا بتایا۔ یہ مرزا صاحب کا عین مذہب ہے۔ یا لازم مذہب اگر عین مذہب ہے۔ تو اس کو حضرت مسیح موعودؑ کی زبان و قلم سے ثابت کرو۔ کہ آنحضورؑ مسیح کو معاذ اللہ ناجائز حمل سے پیدا شدہ اور مریم صدیقہ کا ناجائز فعل سے حمل مانتے تھے۔ جب تک خود مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے ان کا یہ مذہب اور عقیدہ نہ ثابت کرو۔ تو اس وقت تک یہ الزام اور بہتان ہی سمجھا جائیگا۔ جو عین مذہب نہیں ہے۔ بلکہ یہ مذہب تمہارا بنایا ہوا ہوگا جو ایجاد بندہ اور سراسر گندہ ہے جس کو لازم مذہب کہا جائیگا۔ اور لازم مذہب کبھی بھی عین مذہب نہیں ہوتا۔ فتدبروا۔

امرتسری سے تیسرا سوال

جبکہ حضرت مرزا صاحبؑ کا عقیدہ اور مذہب یہ ہے۔ کہ مسیح ابن مریم بغیر مس بشر روح القدس سے پیدا ہوا۔ اور اس کا کوئی باپ نہ تھا۔ پھر یہ دعویٰ ہے۔ کہ میں اور مسیح ناصری ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں۔ اور مجھے مسیح ناصری سے ایسی مماثلت اور مشابہت ہے۔ جس میں فرق کرنا مشکل ہے۔ ہم دونو ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں (براہین احمدیہ) تو ایسی صورت میں حضرت مسیح موعودؑ اگر مسیح ناصری کی ولادت کو ناجائز سمجھتے ہوتے۔ تو کیا ایسے ہی ناجائز مولود کے ساتھ اپنی کمال مشابہت بیان کر کے ایک ناجائز حمل سے پیدا شدہ مولود کے مثیل بننے پر فخر کرتے۔ فافہم وتدبر ولا تکن من الجاہلین۔

امرتسری سے چوتھا سوال

فن مناظرہ کے ماہر امرتسری رند سے میرا چوتھا استفسار یہ ہے۔ کہ کسی کے کلام کے وہ معنے کرنے جو متکلم کے منشاء اور حیثیت کے خلاف ہوں کیا فن مناظرہ میں ماہر ہونے کی دلیل ہے یا جاہل ضدی اور متمرد انسان کا طریق۔ کیا امرتسری رند کو اپنا وہ اصول یاد نہیں۔ جو "ترک اسلام" کے شروع میں چھٹے نمبر پر اس طرح بیان کیا ہے۔ کہ

"ہر کلام کے صحیح معنے وہی ہوں گے۔ جو متکلم آپ بیان کرے یا اس کے منشا اور حیثیت کے مطابق ہوں۔ متنازعہ کلام کے متصل ہی متکلم کا بیان ہو یا آگے پیچھے۔ بیان حالی ہو یا مقالی یعنے وہ متکلم اپنے کلام کا مطلب لفظوں میں بتلاوے۔ یا اس کی وضع اور طریق برتاؤ سے ظاہر ہو"

(ترک اسلام صفحہ ۲۵)

اب امرتسری رند اپنے اس اصول موضوعہ کو سامنے رکھکر فن مناظرہ میں ماہر ہونے کا ثبوت پیش کرے۔ کہ آیا حضرت مرزا صاحبؑ کے "کشتی نوح اور ایام الصلح" والے متنازعہ حوالوں کے یہی معنے حضرت مرزا صاحبؑ متکلم کی منشاء اور حیثیت کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور یہی معنی ان کی وضع اور طریق حالی یا مقالی سے ظاہر ہوتے ہیں۔ یا ان کے خلاف مسیح علیہ السلام کی اور مریم صدیقہ کی پاکیزگی اور طہارت کے وہ قائل ہیں؟ کیا اسی برتے پر بھلا تجھ کو فن مناظرہ کا ماہر اور مرزائیوں کے لٹریچر کا لاثانی واقف کہتے ہیں۔ شیم شیم شیم۔

یہ ہیں ناظرین امرتسری فاضل ایڈیٹر اہلحدیث کے فن مناظرہ میں ماہر ہونے اور علمی قابلیت کے ثبوت۔ جن کو دیانند اور لیکھرام بھی سنکر شرما جائے۔ اور یہ ہے "حیات مسیح" کے جہلم والے طالبہ کا "اساق فیصلہ" جس سے حیات مسیح ثابت ہو گئی ہے۔

امرتسری رند اور حضرت مریم

آخر میں ہم امرتسری رند کا وہ بیان نقل کرتے ہیں جس میں اس نے مریم صدیقہ کے حق میں معاذ اللہ منہا ایک سخت گندہ لفظ اپنی تفسیر اردو میں لکھکر اپنے ایمان اور پختہ مسلمان اور فن مناظرہ میں ماہر ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ امرتسری سورہ مریم کی آیت یا اخت ھارون ما کان ابوک امرء سوء وما کانت امک بغیا کی تفسیر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

"اے ہارون کی بہن تیرا نام تو مریم ہے جو ہارون نبی کی بہن کا نام تھا۔ تجھے اس نام کی بھی شرم نہ آئی۔ کہ ایسی بدکاری کی مرتکب ہوئی۔ تیرا باپ کوئی برا آدمی نہ تھا۔ نہ تیری ماں بدکار تھی۔ پھر تو کس پر ایسی چھنال ہوئی۔ جو یہ لڑکا بے نکاحی حالت میں اٹھا لائی ہے"

(تفسیر ثنائی جلد پنجم صفحہ ۷۵)

ناظرین کرام! للہ غور کریں۔ کہ حضرت مریم کو چھنال کہکر امرتسری رند نے اپنی فطرت اور اندرونہ کا اظہار کیا ہے یا نہیں؟ کیا یہودیوں نے مریم کو چھنال کہا تھا۔ کیا آیت بالا کے کسی لفظ کا ترجمہ یا مفہوم یہ ہے کہ جس کے معنے مرادی یا لفظی چھنال کے ہوں جو بات یہودیوں نے نہیں کہی۔ وہ ان کے ناخلف ثناء اللہ نے مریم صدیقہ کو کہی۔ تو کیا اس سے وہ یہودیوں سے بڑھ کر لعنتی نہیں ہوا۔ یہ چھنال کا بازاری لفظ جو نہایت ہتک آمیز ہے۔ ثناء اللہ کی قلم سے نکلے۔ تو وہ پھر بھی مولوی فاضل اور فن مناظرہ کا ماہر کہلا کر علی امریم بھتانا عظیما کے ماتحت نہ آئے۔

امرتسری رند کو چیلنج

آخر میں ہم پھر "فن مناظرہ کے ماہر" امرتسری کو چیلنج کرتے ہیں۔ خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر بتائے کہ۔ کیا حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنی کتابوں میں یہ امر کھول کھول کر نہیں لکھا۔ کہ مریم پاک دامن اور باعصمت اور صدیقہ عورت تھی۔ اس کو روح القدس سے خدا نے حاملہ کیا۔ اور اس حمل سے وہ طیب و پاک فرزند مسیح ناصری علیہ السلام خدا کا نبی پیدا ہوا۔ اور جو شخص مسیح کے بے پدر ہونے پر شک یا اعتراض کرتا ہے۔ وہ خدا کو جو خدا کے پہچاننے کا حق ہے نہیں جانتا۔ اور وہ جاہل حقیقت سے بے خبر ہے۔ مسیح کا بے باپ پیدا ہونا اور اس کا کسی انسان کے نطفہ سے نہ ہونا بنی اسرائیل میں آئندہ نبوت کے نہ ہونیکی دلیل ہے۔ اور میں اسی مسیح ناصری کا مثیل ہوں۔ اور ہم دونو ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ ان بیانات کے ہوتے ہوئے پھر حضرت مرزا صاحب پر تیرا یہ الزام اگر افتراء اور کذب نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عریضہ نیاز بخدمت قبلہ نجم الحسن صاحب مجتہد لکھنؤ

جناب قبلہ نجم الحسن صاحب مجتہد العصر لکھنؤ دام مجدکم - سلام علیکم - کمترین ایک مدت سے بلکہ سن تمیز سے آنجناب سے دلی محبت رکھتا ہے - محض خالصاً للہ - جانتا ہوں - کہ مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے رفیق اور مددگار ہوتے ہیں - اور پسندیدہ باتیں دوسرے لوگوں کو سکھلاتے ہیں - اور بری باتوں سے روکتے ہیں - یہ نہیں کہ کسی پر آگ برسادیں - یا شمشیر شمر کی طرح کسی کی گردن پر چلادیں - اور شب برات کے مہینے میں ناحق اپنے اشتہار کا نام آتش بار رکھکر لڑکوں کو تباہ اور خراب کریں - اس وقت ایک اشتہار میری نظر سے گذرا - کہ جو از قلم عزیز ہمایوں مرزا مسلمہ ایف - اے جس کا اسم "شمشیر آتش بار" ہے - اس نے ہم احمدیوں پر بوچھار کی ہے - غور سے جب اس احقر نے دیکھا - تو اس اشتہار پر عربی کا شعر بھی مرقوم ہے - کہ جو برخوردار ہمایوں مرزا مسلمہ کا معلوم نہیں ہوتا - اسی طرح ضمیمہ شمشیر آتش بار میں کئی اچھے بستے ہوئے مرد نے ہمایوں مرزا مسلمہ کو اس کی غلطیوں سے بچایا ہے اور تاویلات رکیکہ سے دل شاد کیا ہے - مگر ایک شریف شیعہ بخوبی جان جائے گا - کہ ہمایوں مرزا منافق ہے - اور شمر سے کم نہیں - کہ جس نے اپنے کبیر پر چوٹ کی ہے - پس جو شیعہ لکھنوی ہمایوں کا ساتھ دے - اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا - چاہیئے تو یہ تھا - کہ ہمارے رسالہ کا جواب جس کا نام "حسبنا کتاب اللہ" ہے - جس میں دریافت کیا گیا ہے - کہ صفت عدل ذات الٰہی پر ایمان لانے کے بعد توحید الٰہی سے علیحدہ کیونکر ٹپک پڑتی ہے - ماسوائے اس کے غیر نبی پر ایمان لانا قرآن مجید میں کہاں ہے - پھر آل محمد میں نبوت کیوں بقا نہیں - اگر ان سب باتوں کو وہ مرد عاقل ہم کو سمجھاتا اور اپنے اشتہار آتش بار کو گوہر بار بناتا - تو پھر ہم کو اس عریضہ کے لکھنے کی نوبت نہ ہوتی - مگر پھر ایک خط عنقریب مرزا ہمایوں سلمہ کا شائع کرنے والا ہوں - شائد کوئی سعید روح امام وقت احمد پر ایمان لاوے اور جہالت کی موت اور اگنی سے بچ جاوے - میں اس لکھنؤ میں شیعوں کا ہمدرد ہوں - کبھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں نے کسی کی شان میں بے ادبی کی ہے - جیسا کہ صاحب اشتہار آتش بار نے بھوبل جوتی ہے - میں تو مجتہدین شیعہ لکھنوی کی ہمیشہ ایمان کی تعریف کے گیت گاتا رہتا ہوں - جنہوں نے اپنی غلطی کو مومنانہ شان میں تسلیم کر کے صاف اور جلی لکھ دیا - کہ واقعی حضرت عیسٰی علیہ السلام بجسم خاکی اور بقید حیات دنیوی زندہ و سلامت نہیں - نہ فلک اول پر اور نہ دوم پر - اور توفی کے معنی بلا تکلف قبض روح کے ہیں - جن میں اول قبلہ علامہ ہندی سید احمد صاحب مجتہد العصر پر قبلہ ابوالحسن صاحب مقبرہ عالیہ لکھنؤ متوفی - پھر مولوی مجتہد العصر ابن حسن صاحب لکھنؤ - پھر قبلہ حاجی آباد حسین صاحب ریاست نرسم پور - پھر قبلہ عالی جناب - راحت حسین صاحب حسین آباد مونگیر بھیکی پوری - پھر محمد مبین صاحب اسی طرح سنیوں کے مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کلکتہ اور ایک بڑا پادری لکچے بیسی صاحب ڈائی الہ آباد چرچ - کہ مسیح مرا قرآن پورا ہے - اسی طرح ہمارے قبلہ مجتہد العصر نجم الحسن صاحب مالک مدرسہ ناظمیہ لکھنؤ - اللہ تعالےٰ ان کو بدام خوش رکھے - بڑھاپے میں اولاد کثیر ہو - مجھے ڈاکٹر محمد عسکری صاحب شیعہ مرحوم وزیر گنج لکھنؤ کی معرفت لکھکر فتویٰ دیا ہے - مُہر بھی لگادی ہے - عبارت لطیف بھی لکھ دی ہے - قرآن پورا ہے - اس کو بھی شائع کرتا ہوں - مجلس میں فری تقسیم کرنے والا ہوں - نوشتہ رہتا ہے بعد فنا بقا کے لئے

احمدی احباب منتظر رہیں - جمیع بچوں کو دعا و سلام ؛

المشتہر

مرزا کبیر الدین احمد عفی عنہ سکرٹری تبلیغ لکھنؤ ۲۴/۱/۲۹

لامہدی الّا عیسٰی

کتاب "تاریخ الخلفاء" (مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ جس کا ترجمہ اردو مولوی محمد خلیل الرحمٰن صاحب مترجم اخبار الاندلس نے کیا ہے) میں صلا سطر ۲۱ و ۲۲ پر یہ عبارت لکھی ہے - کہ "ایک حدیث قدسی ہے - کہ جب بنو عباس کو خلافت پہنچ جائیگی تو پھر اس خاندان سے نہ نکلے گی - یہاں تک کہ وہی لوگ مہدی یا عیسٰی علیہما السلام کو سپرد کر دینگے"!

پھر اسی کتاب میں صلا ۱۵۹ سطر ۲۹ میں لکھا ہے کہ "حسن کہتے ہیں - کہ اگر کوئی مہدی ہو سکتا ہے - تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں - ورنہ مہدی کوئی نہ ہوگا - صرف عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام آئیں گے"!

ان دونوں حوالوں سے حدیث لامہدی الّا عیسٰی کی تائید ہوتی ہے - ہمارے وہ بھائی جو کہ ابھی تک مہدی اور عیسٰی دو علیحدہ علیحدہ وجود سمجھ کر منتظر بیٹھے ہیں - وہ ان عبارتوں سے فائدہ اٹھائیں - یہ کتاب مطبع صدیقی لاہور سے باہتمام شیخ عبدالحی پسر شیخ محی الدین صاحب مرحوم شائع ہوئی ہے -

(قریشی محمد حنیف احمدی مبلغ از کندہ پاڑہ (اڑیسہ)

(بقیہ صفحہ ۲)

افغانستان خارجی پالیسی میں برطانیہ کی پابندی سے آزاد ہوگیا - اور ۱۸۷۹ء سے جو رقم امیران کابل کو برطانیہ کی جانب سے ملتی تھی - بند کردی گئی ؛

اس کے تھوڑے عرصہ بعد ۱۹۲۰ء میں بمقام مسوری ایک اور کانفرنس صلح منعقد ہوئی - جس میں افغانستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے اہم اختلافات پر صفائی کیساتھ بحث ہوئی - اور ۱۹۲۲ء میں بمقام کابل تعلقات ہمسائیگی کی ہمواری کیلئے ایک اور صلحنامہ پر دستخط کئے گئے ؛

خارجی تعلقات امان اللہ خاں کے عہد حکومت میں افغانستان نے مکمل طور پر آزاد ممالک کی صف میں جگہ حاصل کرلی - یورپ کی بڑی طاقتوں سے عہدنامے کئے گئے - اور اس کو برلن - پیرس - روم - طہران :

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی نجات

(گذشتہ سے پیوستہ)

چوتھی قسم کی نجات

چوتھی قسم کی نجات یہ ہے۔ کہ انسان گناہ کے طبعی نتائج سے بچ جاوے۔ گناہ کا طبعی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ گناہ کا محرک ہوتا ہے۔ جیسے فٹ بال کو اچھالا جاوے۔ تو ایک ٹپے کے بعد دوسرا خود بخود کھاتا ہے۔ ایسے ہی انسان کی مثال ہے۔ کہ جب وہ ایک گناہ کرتا ہے۔ تو اس میں میلان گناہ ترقی کرتا ہے اور اس کے اندر اور گناہوں کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اس سے نجات بھی خدا تعالےٰ نے اسلام میں بیان فرمائی ہے۔ بعض ایسے مذاہب ہیں۔ جن کا دعوےٰ تو یہ ہے۔ کہ ان کے ایک اصول کو ماننے سے انسان گناہوں کے میلان سے چھٹ جاتا ہے۔ مگر تجربہ ان کے قول کو رد کرتا جاتا ہے۔ اور مشاہدہ ثابت کرتا ہے۔ کہ باوجود ان عقائد کے ماننے کے پھر بھی دل میں نہ صرف میلان گناہ ہی رہتا ہے۔ بلکہ ایسی ہستیاں جو اہل مذہب میں ممتاز ہوتی ہیں۔ ان سے جرائم کبیرہ سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ اسلام اس کے متعلق یوں فرماتا ہے۔ والذین امنوا بما نزل علیٰ محمد وھو الحق من ربھم کفر عنھم سیئاتھم واصلح بالھم۔ (محمد) ؛

وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔ عمل صالح کرتے ہیں خدا ان کی بدیوں کو مٹا دیتا ہے۔ ان کے دلوں کو درست کر دیتا ہے۔ صرف ان کے ظاہری اعمال ہی درست نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے قلوب بھی پاک ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے میلان گناہ جاتا رہتا ہے ؛

دوسری جگہ فرمایا۔ اولئک جزاءھم ان علیھم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین خالدین فیھا لا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینظرون۔ الا الذین تابوا من بعد ذالک واصلحوا فان اللہ غفور رحیم۔ یعنی ہر ایک انسان گناہ کرتے کرتے ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت کا مورد و مستحق ہو جاتا ہے۔ اور ہر قسم کا عذاب ملتا ہے۔ تو فرمایا۔ کہ ایسے انسان بھی اگر حقیقی توبہ کریں۔ تو حالت بدل جاتی ہے۔ اور وہ طبعی سزا سے محفوظ رہتے ہیں۔

گناہ کی سزا علاوہ طبعی کے شرعی سزا بھی ہوتی ہے۔ یعنی ایک شخص زنا کرتا ہے۔ تو اس کا بچہ مر جاتا ہے۔ اب گناہ کی طبعی سزا نہیں۔ البتہ شرعی سزا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ایک گنہگار کی شرعی سزا بھی معاف ہوتی ہے۔ اگر وہ سچی توبہ کرے۔ فرمایا قل یعبادی الذی اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ کہ جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کئے۔ وہ سبھی خدا کے فضل و رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ بلکہ توبہ کریں۔ اصلاح کریں۔ انکی شرعی سزا موقوف کر دے گا ؛

پانچویں نجات

ان تمام قسم کی نجات کے بعد پھر ایک نجات ایسی ہوتی ہے جو دراصل ان کے بعد ہوتی ہے۔ اور اعلیٰ ہے۔ وہ بُعد الٰہی سے نجات ہے۔ یعنی انسان خدا تعالےٰ کی دُوری سے نجات حاصل کرے۔ اور اس سے بے فکر ہو کر قرب وصل کے مزے لوٹے۔ اس نجات کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ نجات بھی اسلام میں مل سکتی ہے۔ فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اے لوگو اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو۔ تو محمد رسول اللہ صلعم کی اتباع کرو۔ تم خدا کے محبوب ہو جاؤ گے۔ اور خدا تم سے پیار کرنے لگے گا۔ خدا کا پیارا ہونا اور اس کا مقرب ہونا ہی حقیقی نجات ہے۔

دوسری جگہ فرمایا۔ ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمانوا بھا والذین ھم عن آیاتنا غافلون۔ اولئک ماواھم النار بما کانوا یکسبون۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اپنی لقاء کی خواہش نہ کرنے والے کو سخت ڈرایا ہے۔ اور وعید شدید کیا ہے۔

اب جبکہ دو مرحلے طے ہو چکے۔ تو تیسری بات جو ضروری ہے۔ وہ رہ گئی۔ یعنی جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ نجات کا ہر مذہب میں خیال پختہ طور پر چلا آتا ہے۔ اور یہ فطرتی سوال ہے۔ اور پھر دنیا میں کئی قسم کی نجاتیں ہیں۔ کہ انسان حسب مراتب و واقعات ان کو نجات سمجھ لیتا ہے۔ حالانکہ نجات جسے فلاح کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ وہ اور ہے۔ تو تیسرا سوال یہ ہے۔ وہ حقیقی نجات یعنی فلاح کیسے میسر آسکتی ہے۔ اُسے حاصل کرنے کے کون سے ذرائع ہیں۔ یہ آئندہ پرچہ میں بیان کریں گے ؛

(باقیدارد)

تحفہ مسیریان

(×)

فتنہ پرداز مسیریان مشین میویاں کی مذہبی اور باطل تحریروں۔ اشتہاروں۔ اخباروں کا ناقابل تردید جواب اور ان کے فتنہ کی مکمل تاریخ اور پوری حقیقت اور ان کے دعوت مباہلہ کی قرآن و حدیث و سنت انبیاء و اقوال مسیح موعود علیہ السلام اور عقلی دلائل سے تردید اور پیشگوئیوں سے ان کے تعلقات کا کامل ثبوت پس جس جگہ فتنہ مسیریان کا کوئی چرچا ہو۔ فوراً اس تریاق "تحفہ مسیریان" کو منگا کر وہاں تقسیم کرو ؛

قیمت فی نسخہ ۵ ر

ایک روپے کے ۴ نسخے علاوہ محصول ڈاک۔ ایک کاپی منگانے والے صرف چھ آنہ کے ٹکٹ ڈاک بھیج کر پتہ ذیل سے طلب کریں۔

بلینجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت محمود اور فرشتوں کا ورود

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱۶) نعیم بن حماد از زہری روائت کردہ۔ کہ بمیرد مہدی بموت خود و مردم بعد از وے در فتنہ افتند۔ و بیائد سوئے ایشاں مردے از بنی مخزوم و بیعت کردہ شود۔ و او مکث کند زمانے پستر ندا کند۔ منادی از آسماں کہ نیست انس و نہ جن بیعت کنید۔ فلاں را و یرا نگرویدہ بہ پاشنہا ئے خود بعد ہجرت پس نظر کنند و نشناسند۔ آنمرد را باز ندا کند۔ سہ بار پستر بیعت کردہ شود منصور و بردو بسوئے مخزوم و نصرت دہد خدا او را بروے۔ (حجج الکرامہ) اس روایت میں جو بتایا گیا۔ سب پورا ہو چکا ہے (۱) مہدی علیہ الصلوٰۃ بموت خود فوت ہوئے۔ (۲) آپ کی موت کے بعد ایک فتنہ بھی برپا ہوا (۳) بانی فتنہ مقام مہدی میں باہر سے آیا۔ اور خلیفہ برحق کے برخلاف لوگوں سے بیعت لینی شروع کی (۴) آسمانی ندا یعنی وحی اور الہام الٰہی میں تین بار خلیفہ برحق کا نام لیا گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ؎ اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ نیز دوسرا نام محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے (دیکھو سبز اشتہار ص۲۱) اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہے (ص۱۷) اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود ہے" (ص۱) یہ تین دفعہ نام لے کر سبز آسمان نے خلیفہ برحق کی بیعت کا اعلان کیا (۵) جس طرح اس روایت میں خبر دی گئی۔ کہ کئی ہجرت کرنے والے اس فتنہ میں مبتلا ہو کر "برپاشنہائے خود بعد ہجرت" واپس ہو کر

(۱۷) مشکوٰۃ میں عبداللہ بن حوالہ سے روایت ہے۔ کہ جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ یابن حوالۃ اذا رئیت الخلافۃ قد نزلت الارض المقدسۃ فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب من الناس من یدی ھذہ الی راسک۔ کہ اے ابن حوالہ جس وقت کہ دیکھے تو خلافت کہ زمین مقدس میں اتری ہے۔ پس سمجھ لے کہ زلزلوں آفتوں اور بڑے بڑے کاموں کے ظاہر ہونے کا وقت نزدیک آگیا۔ اور الساعۃ یعنی وہ گھڑی جو ایک قیامت ہوگی۔ میرے اس ہاتھ سے جو تیرے سر پر ہے لوگوں سے اس سے بھی زیادہ قریب ہوگی۔ اس روائت اور الہام انی مع الافواج اتیک بغتۃً کا ایک ہی مطلب ہے۔ جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ الساعۃ یا حادثہ جس نے اس خلافت کے نزول کے بعد بہت جلد رونما ہونا تھا دنیا نے اس کو دیکھ لیا۔ اور بھی کئی قسم کے آفات جیسے سیلاب۔ ژالہ باری۔ قحط سالی۔ وبائیں۔ طاعون۔ ملکوں میں بدامنی وغیرہ کا وقتاً فوقتاً ظہور ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس کے یہ دو الہام جو ایک ہی دن کے اکٹھے ایک جگہ درج ہیں۔ اسی خلافت کے بارہ میں ہیں۔ جس کا ارض مقدس یعنی قادیان میں نزول ہوا۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل (۲) نزول در قادیان انی انا الرحمٰن حل غضبہ علی الارض" (دیکھو البشریٰ ص۵۲) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں الٰہی افواج کا جو لشکر جو زمین پر نازل ہوا ہے۔ اس کے کاموں کو دیکھ کر آخر مسلمان حضرت یوسف کے بھائیوں کی طرح قادیان ہی میں آکر پناہ ڈھونڈیں گے۔ اصحاب فیل جتنا بھی چاہیں زور لگالیں۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل" (حقیقۃ الوحی ص۱۰۵) حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں۔ "روحانی زندگی کے ڈھونڈنے والے بجز اس سلسلہ کے کسی جگہ آرام نہ پائیں گے۔ اور ہر ایک فرقہ سے آسمانی برکتیں چھین لی جائیں گی۔ اور اسی بندہ درگاہ پر جو بول رہا ہے۔ ہر ایک نشان کا انعام ہوگا" براہین احمدیہ) جس طرح یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یوسف کو نہ پہچانا (وھم لہ منکرون) یہ لوگ بھی جو آج حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو طرح طرح کے دکھ پہنچا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تو گئے۔ لیکن انہوں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں "من فرق بینی وبین المصطفےٰ فما عرفنی وماری (خطبہ الہامیہ) احادیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ بخاری کتاب الوضوء میں ہے۔ و لقد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور مثل او قریبا من فتنۃ الدجال۔ یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ مجھ کو یہ وحی آئی۔ کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا۔ اتنا ہی یا اس کے قریب قریب جتنا دجال کے وقت ہوگا۔ قبروں میں کیا امتحان ہوتا ہے تا دجال کے وقت کا امتحان معلوم ہو۔ سو اسی حدیث میں آیا ہے۔ یوتی احدکم فیقال لہ ما علمک بھذا الرجل۔ کہ فرشتے آکر پوچھتے ہیں۔ کہ تو اس شخص کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا ہے۔ فاما المومن فیقول محمد رسول اللہ۔ یعنی اگر ایماندار ہو۔ تو جواب میں کہتا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلعم ہیں۔ و اما المنافق... فیقول لا ادری سمعت الناس یقولون شیئاً فقلتہ منافق جواب دیگا میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا۔ تو میں بھی کہنے لگا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ دجال کے وقت بھی اسی سوال سے ما علمک بھذا الرجل لوگوں کا امتحان لیا جائے گا۔ آپ کو شناخت کرنے والے کامیاب اور منافقین فعل ہو جائیں گے۔

(مولوی کرم الدین دوالمیال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہائی مشن

مجلس محققین در حیفا

برادرم مکرم ملک غلام فرید صاحب جب لندن سے ہندوستان جاتے ہوئے چند دن کے لئے یہاں تشریف لائے۔ تو اس وقت شوقی آفندی جانشین عباس آفندی ابن بہاء اللہ سے ملاقات کے لئے گئے۔ تقریباً نصف گھنٹہ تک ان سے گفتگو ہوئی۔ خلاصہ گفتگو یہ تھا۔ کہ جب بہاء اللہ نے یہ وصیت کی تھی۔ کہ عباس آفندی کے بعد میرزا محمد علی اس کا خلیفہ ہو۔ تو اس وصیت کی خلاف ورزی کیوں کی گئی۔ تو شوقی آفندی نے جواباً کہا۔ کہ بہاء اللہ نے ہی عباس آفندی کو اپنی کتابوں کا شارح و مفسر قرار دیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ جو وہ تفسیر کرے وہی صحیح ہوگی۔ چونکہ محمد علی نے ان کی زندگی میں ہی ان سے مخالفت شروع کر دی تھی اس لئے انہوں نے ان کو خلافت کے اہل نہ پا کر وصیت میرے نام کر دی۔ پھر ان سے ملک صاحب نے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ بہاء اللہ کے خلیفہ ہیں۔ تو اس نے کہا خلیفہ نہیں بلکہ انجمن بہائیاں کے لئے بطور پریذیڈنٹ کے ہوں۔ ملک صاحب نے کہا۔ اگر انجمن کی کثرت رائے آپ کے خلاف ہو۔ اور کسی اور کو پریذیڈنٹ بنانا چاہے تو ایسا کر سکتی ہے یا نہیں؟ پہلے تو انہوں نے دبی زبان سے انکار کیا۔ مگر پھر اقرار کیا۔ کہ ہاں معزول کر سکتی ہے۔

شریعت بہاء اللہ کے متعلق گفتگو

پھر ملک صاحب نے شریعت کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ چونکہ زمانہ بدلتا رہتا ہے۔ اس لئے ہر زمانہ کے لئے ایک علیحدہ شریعت ہونی چاہیئے۔ ملک صاحب نے کہا۔ کہ اس وقت زمانہ میں بہ سرعت قطور ہو رہا ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہر تغیر ایک ہزار سال بعد ہونا چاہیئے۔ مگر اب پچاس سال میں ہو سکتا ہے۔ اس لئے کیا پچاس سال کے بعد اور شریعت کی ضرورت ہوگی۔ اس نے کہا کہ میں ایمانی لحاظ سے تو نہیں کہہ سکتا۔ البتہ عقلی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ ممکن ہے۔ (عباس آفندی تو پانچ لاکھ سال اس شریعت کی مدت مانتے ہیں۔ عقلی طور پر پچاس سال تک امکان تغیر کے کیا معنے؟ نیز اگر باب کی شریعت ۲۵ سال میں تبدیل ہو سکتی ہے تو بہاء اللہ کی پچاس سال میں کیوں نہیں ہو سکتی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ پیدائش کے دن سے ہی مہمل اور منسوخ ہے۔ اس پر عمل کون کرتا ہے۔ شمس)

بہائیوں کی نماز

پھر ملک صاحب نے نمازوں کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا۔ نمازیں تین قسم کی ہیں۔ ان میں سے یومی نماز کوئی پڑھنا چاہے اس کو اختیار ہے۔ ایک تو نماز ایسی ہے۔ جو ایک دن میں تین بار پڑھی جاتی ہے۔ اگر کوئی یہ نماز ادا نہ کرنا چاہے۔ تو دوسری قسم کی نماز رات دن میں ایک بار ہے۔ اگر کوئی ہر روز ایک نماز بھی نہ پڑھ سکتا ہو تو تیسری قسم نماز کی ہفتہ واری ہے۔ وہ پڑھ لے (غرض یہ ہے کہ عبادت وغیرہ سے کوئی سروکار نہیں۔ نہ ہی کوئی باقاعدہ نماز پڑھنا ہے۔ عیسیٰوں کی طرح اتوار کے دن مردہ خداؤں کی قبروں کے پاس جا کر پڑھ لیتے ہیں۔ شمس) اختتام گفتگو پر میں نے شوقی آفندی سے دریافت کیا۔ کہ آپ جو اتوار کو میٹنگ کرتے ہیں۔ کیا دوسروں کو بھی اس میں شریک ہونے کی اجازت ہے۔ اس نے کہا ہاں بڑی خوشی سے۔ اس میٹنگ میں شوقی آفندی خود بھی تشریف لاتے ہیں۔

مجلس محققین کا نمونہ

مجھے اس وقت سے دلی خواہش تھی کہ ایک روز میٹنگ میں خود شامل ہو کر دیکھوں۔ کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ آخر ایک اتوار کو میں اور برادرم حمدی آفندی سیکرٹری انجمن احمدیہ حیفا ان کی میٹنگ میں گئے جب کمرہ میں داخل ہوئے تو دیکھا۔ کہ تقریباً گیارہ بارہ شخص بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک تو بے دست و پا (لولا لنگڑا) جو دائمی کرسی نشین تھا۔ آرام کرسی پر لیٹا ہوا ہے۔ وہ بالکل ہل جل نہیں سکتا تھا۔ دوسرا مقطوع الاذن تھا۔ تیسرا اندھا تھا۔ دو تین جاٹ سے تھے۔ تین چار اس کمرہ اور مقبرہ اور باغ کے جو اس کے ارد گرد ہے خادم تھے۔ ان مقدس ممبران پر یہ مجلس محققین مشتمل تھی۔ ہمارے پہنچنے پر چند منٹ تک تو خاموشی کا عالم طاری رہا۔ آخر ان محققین و مدققین علماء سے اپنے علوم دقیقہ و تخاریب صحیحہ کے اظہار کئے بغیر کیسے رہا جا سکتا تھا۔ ان میں سے ایک صاحب نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ نے بہائیت کی کوئی کتاب پڑھی ہے۔ میں نے کہا ہاں اس مذہب کے متعلق کچھ سنا ہے۔ تب وہ بے دست و پا انسان کیطرف اشارہ کر کے کہنے لگا۔ کہ یہ صاحب پہلے زرتشتی تھے پھر بہائیت میں داخل ہوئے۔ پھر کیا تھا وہ اپنے بہائیت میں داخل ہونے کا واقعہ فارسی زبان میں بیان کرنے لگے۔ اور پہلے بولنے والے صاحب ترجمانی کی ڈیوٹی ادا کرنے لگے۔ وہ کہنے لگا۔ کہ بہاء اللہ کا ظہور پر نور ہمارے لئے نعمت غیر مترقبہ تھا۔ ان کے ظہور سے پہلے زرتشتی بہت جاہل تھے نیز مسلمانوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ اگر کوئی زرتشتی کسی مسلمان کو قتل کر دیتا تو مسلمان حاکم اس زرتشتی کے ہاتھ کو شہد کے کپہ میں غوطہ دیکر تولوں کے ڈھیر میں داخل کرتے۔ بقدر جتنے تل اس کے ہاتھ سے چمٹ جاتے۔ ان کو گن کر اتنے زرتشتی ایک مسلمان کے بدلے میں قتل کئے جاتے۔ مگر جب بہاء اللہ ظاہر ہوا۔ تو ان کی تعلیم کو قبول کرنے سے ہم میں بھی تعلیم کا چرچا ہو گیا (جیسا کہ تقریر سے ظاہر ہے۔ شمس) اور اب ہم مسلمانوں کو دشمن نہیں سمجھتے۔ پھر ہمارے بھائی بہنے کے بعد شاہ ایران نے ہم سے جزیہ لینا بھی موقوف کر دیا۔ چونکہ یہ تقریر محض لغو۔ باطل اور باطل از باطل تھی۔ اس لئے میں نے [illegible] مذہب زرتشتی کے متعلق سوال کرنے شروع کئے۔ وہ بے جا دلائل بجا لاتے رہے۔ اس نے یہ تو کہہ دیا۔ کہ وہ مسلمانوں کی طرح [illegible]

دوسرے ہی بھائی ہیں۔ آخر بیچارہ شرمندہ ہو کر چپ ہو رہا۔ بے دست و پا تھا۔ اب بے زبان بھی ہو گیا۔ پھر اس نے جنت دوزخ کی بھی [illegible] (دعلال الاذن بھی [illegible] مقطوع الاذن تھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی احمدیہ لائبریری اور احمدیہ گھر ان کتابوں سے خالی نہ رہے

(از حضرت مسیح موعودؑ)

حقیقۃ الوحی - حضور علیہ السلام کی وہ مشہور اور نادر تصنیف ہے - جس میں وحی کی حقیقت اور اپنی صداقت کے دلائل اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات اور مکفرین اور منکرین کے کفر و اسلام کی حقیقت اور غیر مبایعین کے عقائد باطلہ کا کماحقہٗ رد لکھا گیا ہے قیمت پانچ روپیہ ؛

انجام آتھم - اس میں عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کی حقیقت اور علماء و سجادہ نشینان دنیا کو دعوت مباہلہ - عیسائیوں کو فیصلہ الٰہی کی دعوت - مولوی ثناء اللہ و دیگر علماء حال پر اتمام حجت - اور عبدالحق غزنوی والے مباہلہ کی کیفیت اور مولویوں کو قبولیت دعا اور تفسیر نویسی میں مقابلہ کا چیلنج مع دیگر چند مختلفہ مسائل کے - قیمت صرف دو روپیہ ؛

براہین احمدیہ چار جلد - حضور کی مشہور تصنیف انعامی دس ہزار روپیہ - جس نے تمام دیگر مذاہب کو مسکت اور لاجواب کر کے ان پر حجت تمام کر دی ہے قیمت صرف چار روپیہ ؛

تبلیغ رسالت جلد اوّل - اس میں حضور کے وہ نایاب اشتہارات ہیں - جو ۱۸۷۸ء سے لیکر مارچ ۱۸۹۱ء تک حضور نے بغرض احقاق حق و ابطال باطل صداقت اسلام و صداقت دعوی سیحائی پر شائع کئے - اور اب بالکل نایاب ہیں - قیمت صرف ایک روپیہ ؛

تبلیغ رسالت جلد دوم - اس میں اپریل ۱۸۹۱ء سے لے کر ۱۸۹۲ء تک کے نایاب اشتہارات ہیں - قیمت صرف ایک روپیہ ؛

تبلیغ رسالت جلد سوم - اس میں ۱۸۹۳ء سے لیکر ۱۸۹۴ء تک کے جملہ اشتہارات جمع کر دیئے گئے ہیں - قیمت صرف دو روپیہ ؛

تبلیغ رسالت جلد چہارم - اس میں صرف ۱۸۹۶ء ایک سال کے نایاب اشتہارات جمع کئے گئے ہیں - قیمت ایک روپیہ ؛

تبلیغ رسالت جلد ہفتم - اس میں ۱۸۹۸ء کے کل اشتہارات درج ہیں - قیمت ۱۲ر ؛

تبلیغ رسالت جلد ہشتم - جس میں ۱۸۹۹ء کے جملہ اشتہارات نقل کئے گئے ہیں - قیمت صرف ۱۴ر ؛

تبلیغ رسالت جلد نہم - یہ ۱۹۰۰ء کے اشتہارات کا مجموعہ ہے - قیمت ۱۰ر ؛

تبلیغ رسالت جلد دہم - اس جلد میں ۱۹۰۱ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وصال تک کے تمام اشتہارات جمع کئے گئے ہیں - قیمت ایکسہ روپیہ آٹھ آنہ ؛

ان آٹھ جلدوں کی یکمشت خریدار کو بجائے بعہٖ اصلی قیمت کے آٹھ روپیہ ہیں - آٹھوں جلدیں ملیں گی - محصول ڈاک بذمہ خریدار ؛

ہستی باری تعالیٰ - سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ معرکۃ الآراء تقریر جو حضور نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۱ء پر بیان فرمائی قیمت ۱۰ر ؛

منہاج الطالبین - حضرت اولوالعزم فضل عمر رضؓ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ان پر حقائق پُر معارف تقریروں کا مجموعہ ہے - جو حضور نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۵ء پر بیان فرمائیں قیمت ۱۰ر

قتل مرتد اور اسلام - حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب - بی - اے کی وہ زبردست تصنیف جس میں قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے تمام ان مدعیان اسلام کی تحریروں کی تردید کر دی ہے - جو مخالفین سلسلہ نے اپنی جہالت سے اسلام میں مرتد کی سزا قتل کے ثبوت میں شائع کی تھیں - جس کا جواب نہ فرنگی محلی نہ دیوبندی نہ کرم آبادی اور نہ کوئی دوسرا دے سکا - ہر ایک احمدی کو اس کا پڑھنا ضروری ہے - قیمت ۱۰ر ؛

آپ بیتی - مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مجاہد بخارا کی خود نوشت تاریخ جس میں وہ پُر درد والم ناک حالات تحریر فرمائے ہیں - جو روس کے علاقہ میں انہیں پیش آئے - جس کو پڑھ کر پتھر سے پتھر دل بھی پگھل جائے گا - اور صداقت سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایمان لے آئے گا - قیمت ۴ر ؛

مسیح موعود - مولوی عبدالوہاب صاحب خلف حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی اچھوتی تصنیف جس میں حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کی صداقت پر نئے طرز پر دلائل بیان کئے گئے ہیں - قیمت ۴ر ؛

سیرت مسیح موعودؑ - حضرت سیدنا فضل عمر رضؓ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قلم سے قابل دید ولائق شنید - قیمت ۴ر ؛

حیات نورالدین - حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی اپنی لکھائی ہوئی سوانحعمری ہے - جس کا مطالعہ احمدی احباب کو ضروری ہے - قیمت صرف ۱۰ر ؛

خزینۃ العلوم - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تین تقریریں - جن میں مختلف علوم کا ذکر فرما کر احمدی مبلغین کو توجہ دلائی ہے - قابل دید - قیمت ۶ر ؛

ثناء اللہ کے رد میں

ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار ۷ر ؛ فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی ۷ر ؛ فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۸ر ؛ چودھوی صدی کا یہودی ۵ر ؛ ثنائی ہرزہ درائی ۵ر ؛ صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴ر ؛ مرقع ثنائی ۴ر ؛ آئینہ حق نما بجواب الہامات مرزا ۲۵ر ؛ علماء خلف ۲۵ر ؛ ثناء اللہ کا حلف سے گریز ۴ر ؛ یہ دس کتابوں کا سٹ ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسری کی تردید میں لاجواب ہے - سالم سٹ کے خریداران کو بجائے للعہ ۱۲ر کے صرف چار روپیہ میں یہ مکمل سٹ ملیگا - محصول ڈاک سب کتابوں کا بذمہ خریداران ؛

رد آریہ

شیشن گن ۴ر ؛ ویدک توحید ۲ر ؛ مسلمان کا پیغام ۲ر ؛ دھرم پال کا چیتھا ۱ر ؛ ویدوں کے سربستہ راز ۴ر ؛ گائے کی عظمت ۱ر ؛ کلام الامام ۰ر ؛ کیفیت ویدہ ۵ر ؛ چشمہ ہدایت ۵ر ؛ رد تناسخ ۱۴ر ؛ ملنے کا پتہ

(اخبار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام میر قاسم علی پریس طبع ہو کر فاروق منزل قادیان سے شائع ہوا)